ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

ارادے کیا ہیں اب کے نو بہارِ جلوہ پرور کے
کہ ہولی کھیلتی ہے رنگ و بو میں بجلیاں بھر کے

محبت نے بڑھائے حوصلے یوں قلبِ مضطر کے
سہارے مل گئے ذوقِ خودی کو زندگی بھر کے

کہاں ہونگے خدا معلوم یہ سیراب جی بھر کے
کہ پیاسے ہیں لبِ کوثر بھی تشنہ آبِ خنجر کے

سما جاتے ہیں دل ہی میں امنڈ کر دل سے اشکِ غم
یونہی خود بڑھ کے گھٹ جاتے ہیں طوفاں دیدۂ تر کے

خدا شاہد کہ یہ صبحِ گلستاں صبحِ جنت ہے
چھلکتے ہیں گل و لالہ میں جلوے جامِ کوثر کے

ڈبونے کے لئے ہر سمت سے کرتی ہے جو حملے
بڑھاتی ہے وہ ہیں موجِ رواں دم خم شناور کے

بذوقِ خود روی جو اپنی منزل ڈھونڈ لیتے ہیں
کبھی ممنونِ احساں وہ نہیں ہوتے ہیں رہبر کے

شفق کے پردۂ رنگیں سے ہوتے گو ہیں بے پردہ
وہ نظارے جو محشر خیز ہیں خورشید خاور کے

کہاں تک سعئ حاصل کا تصرف کارفرما ہے
کہ ذرّے بھی بنے ہیں آئینے خاکِ سکندر کے

ابھی تکمیلِ فن پر نازاے بُت گر نہیں زیبا
ابھی آں اور ہیں پردہ نشیں ہر دل میں پتھر کے

سکونِ زندگی گر چاہتے ہو اے جہاں والو!
سنو خاموش نالے شاعرِ الہام پرور کے

وہ کیوں ظلم و ستم سے زندگی میں باز آجائیں
جو قائل ہی نہیں ہیں احتسابِ روزِ محشر کے

سرشکِ غم کے ذردانے لئے بیٹھے ہیں دامن میں
الم طالب نہیں ہیں ہم زندگی میں لعل و گوہر کے

قطعہ

از جناب عرشی بلرامپوری

بتاؤں کس طرح اے دوست بتلایا نہیں جاتا
مزاجِ زندگی برہم ہے بہلایا نہیں جاتا

غمِ پیہم میں خودداری مبارک ایسی خودداری
کہ سائل ہوں تو لیکن ہاتھ پھیلایا نہیں جاتا